سوال

(112) بغیر وضو قرآنِ پاک پڑھنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بغیر وضو کے آدمی قرآن پاک پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر پڑھ سکتا ہے تو آیت لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الۡمُطَھَّرُوۡن کا کیا مفہوم ہے؟ اگر یہ آیت جُنبی کے بارے میں ہے تو دینی مدارس میں قران پاک بچے پڑھتے پڑھتے بار بار پیشاب کرنے کے لیے جاتے ہیں کیا ان پر وضو لازمی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''سنن ابی داوٗد'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

'وَلَم یَکُن یَحجُبُہٗ، أَوقَالَ : یَحجُزُہٗ عَنِ القُرآنِ شَیئٌ لَیسَ الجَنَابَۃِ۔ 'سنن أبی داوٗد، بَابٌ فِی الجُنُبِ یَقرَأُ القُرآنَ، رقم : ٢٢٩

یعنی ''نبی ﷺ کو جنابت کے ماسوا کوئی چیز قراءتِ قرآن سے مانع نہیں تھی۔''

صاحب ''عون المعبود'' حدیث ھٰذا کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

'وَالحَدِیثُ یَدُلُّ عَلٰی جَوَازِ القِرَاءَ ۃِ لِلمُحدِثِ بِالحَدَثِ الأَصغَرِ وَہُوَ مُجمَعٌ عَلَیہِ۔ لَم نَرَ فِیہِ خِلَافًا عَلٰی عَدَمِ الجَوَازِ لِلجُنُبِ۔ وَقَد وَرَدَت أَحَادِیثُ فِی تَحرِیمِ قِرَاءَ ۃِ القُرآنِ لِلجُنُبِ، فِی کُلِّہَا مَقَالٌ، لٰکِنَّ تَحصُلُ القُوَّۃُ بِانضِمَامِ بَعضِہَا بِبَعضٍ لِأَنَّ بَعضَ الطُّرُقِ لَیسَ فِیہِ شَدِیدُ الضُّعفِ، وَہُوَ یَصلُحُ أَن یَتَمَسَّکَ بِہٖ۔'

یعنی ''یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ حدثِ اصغر (بے وضوئی) کی حالت میں قراءۃ جائز ہے۔ مسئلہ ہذا میں ہمیں کسی کا خلاف معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ حدیث اس پر دال ہے کہ جُنبی کے لیے قراءۃ ناجائز ہے۔ کئی ایک احادیث جُنبی کی حرمتِ قراءۃ کے بارے میں وارد ہیں۔ سب میں مقال ہے لیکن بعض کے بعض سے انضمام (ملانے) کی شکل میں قوت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض طرق میں زیادہ ضعف نہیں۔ وہ لائق عمل اور قابلِ تمسک (قابلِ حجت) ہیں۔''

''فتح الباری'' (١/٤٠٨) میں ہے : 'وَالحَقُّ أَنَّہٗ مِن قَبِیلِ الحَسَنِ یَصلُحُ لِلحُجَّۃِ'

یعنی ''حق بات یہ ہے کہ حدیث مذکور حسن کے قبیل سے ہے اور قابلِ حجت ہے۔''

نیز ''صحیح بخاری'' کی تبویب ''بَابُ قِرَائَۃِ القُراٰنِ بَعدَ الحَدثِ'' وغیرہ میں بھی حدثِ اصغر کی صورت میں بلاوضو جوازِ قراءتِ قرآن کی طرف اشارہ ہے۔

اورآیت کریمہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْن کی تفسیر میں کئی قول ہیں۔ ایک قول کے مطابق لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْن میں ضمیر کا مرجع لوح محفوظ ہے اورجملہ خبریہ ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ الْمُطَھَّرُوْن سے مراد بنی آدم ہیں ''ہٗ''ضمیر کا مرجع مصحف ہے۔جملہ خبریہ بمعنی ''نہی'' ہے۔ اس دوسری تفسیر کی بناء پر بلاطہارت ''مَسِّ مصحف'' (قرآن کو ہاتھ لگانا) ناجائز ہوگا۔ بہر حال آیت ہذا محتمل وجہین (دونوں وجوہ کا احتمال رکھتی) ہے۔ مانعین (منع کرنے والے) کا استدلال رسول اﷲ ﷺ کی اس چھٹی سے ہے جو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھ کردی تھی جب کہ انھیں اہل یمن کی طرف بھیجا تھا۔ ''دار قطنی'' میں ہے: 'اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَتَبَ اِلٰی اَلیَمنِ کِتَابًا، وَکَانَ فِیہِ: لَا یَمَسُّ القُراٰنَ اِلَّا طَاہِرٌ۔ 'سنن الدارمی، باب لا طَلَاقَ قَبلَ نِکَاحٍ، رقم: ۲۳۱۲، سنن الدار قطنی، بَابٌ فِی نَہیِ المُحدِثِ عَن مَسِّ القُرآنِ، رقم: ۴۳۷

''نبی ﷺ نے اہلِ یمن کو خط لکھا۔ اس میں مذکور تھا صرف طاہر انسان قرآن کو مَس کرے۔''

حدیث ہذا سند کے لحاظ سے اگرچہ متکلم فیہ ہے لیکن حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'اِنَّہٗ اَشبَہَ المُتَوَاتِرِ فِی مَجِیئِہٖ لِتَلَقِّی النَّاسِ لَہٗ بِالقُبُولِ'

(یہ متواتر کے مشابہ ہے کیونکہ عوام میں اسے درجہ قبول حاصل ہے) یعقوب بن سفیان کا بیان ہے کہ اس سے زیادہ صحیح خط کا علم مجھے نہیں ہوسکا۔

کیونکہ اصحاب رسول اﷲ رضی اللہ عنہم اورتابعین رحمہما اللہ اسی کی طرف رجوع کرتے تھے اوراپنی آراء کو ترک کردیتے۔ نیز عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اورزہری نے بھی اس خط کی صحت کی شہادت دی ہے۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ ''نیل الأوطار'' (۱/۲۳۶) میں فرماتے ہیں:

'وَالحَدِیثُ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَجُوزُ مَسُّ المُصحَفِ اِلَّا مَن کَانَ طَاہِرًا۔'

یعنی حدیث ہذااس بات پر دال ہے کہ قرآن کو صرف وہی شخص چھوسکتا ہے جو طاہر ہو۔

واضح ہو کہ شرع میں طہارت کے چار اطلاقات ہیں:

1 اولاً: مومن بمقابلہ کافر۔ قرآن میں ہے: اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ (مشرکین پلید ہیں) حدیث میں ہے: '«اَلْمُؤمِنُ لَا یَنْجُسُ»' 'مومن نجس (پلید) نہیں ہوتا۔'' صحیح البخاری، بابٌ: الجُنُبُ یَخرُجُ وَیَمشِی فِی السُّوقِ....، رقم: ۲۸۵

2 ثانیاً: حَدَثِ اکبر یعنی جنابت وغیرہ سے طہارت حاصل کرنا۔ قرآن میں ہے: وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا

3 ثالثاً: حدثِ اصغر، خروج ریح وغیرہ سے وضوکرنا۔ حدیث میں ہے: 'دَعْہُمَا فَاِنِّی اَدخَلتُہُمَا طَاہِرَتَینِ 'صحیح البخاری، باب اِذَا اَدخَلَ رِجلَیہِ وَہُمَا طَاہِرَتَانِ، رقم: ۲۰۶

4 رابعاً: وہ شخص جس کے بدن پر نجاستِ حسّی ہو حُکمی نہ ہو۔ (مذکورہ آیت کی تفسیر میں) قاضی شوکانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ جس کے ہاں مشترک لفظ کا جملہ اس کا (کئی) معانی پر اطلاق جائز ہے۔ اس نے یہاں جمیع معانی پر محمول کیا ہے۔ میری رائے میں مشترک (لفظ) چونکہ مجمل ہے لہٰذا بیان کے بغیر اس پر عمل نہ کیا جائے۔ ''داؤد الظاہری'' کے سوا علماء کا اجماع ہے کہ حدثِ اکبر میں مسِّ مصحف ناجائز ہے اورحدثِ اصغر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، شعبی، ضحاک، زید بن علی اور داؤد رحمتہ اللہ علیہم جواز کے قائل ہیں انتہی۔ ''مرعاۃ المفاتیح'' (۱/۳۰۶) میں ہے:

‘وَقَالَ قَاسِمٌ وَاَكثرُ الفُقَهاءِ ، وَمِنهُمُ الاَئمَّۃُ الاَربَعَۃُ : لَایَجُوزُ قلتُ : القَولُ الرَّاجِحُ عِندَنَا ہُوَقَولُ اَکثرِ الفُقَهاءِ   وَہُوَالَّذِی یَقتَضِیهِ تَعظِیمُ القُراٰنِ ، وَاِکرَامُهٗ ۔ وَالمُتَبَادِرُ عَن لَفظِ ’’ طَاہِرٍ ‘‘فِی ہٰذَا الحَدِیثِ ، وَہُوَطَاہِرٌ عَنِ الحَدَثِ الاَصغَرِ : اَی المُتَوَضِّیُٔ وَہُوَالفَردُ الکَامِلُ لِلطَّاہِرِ‘

یعنی قاسم اور اکثر فقہاء جن میں ائمہ اربعہ بھی شامل ہیں ان کا مسلک ہے کہ حدثِ اصغر کی صورت میں مسّ مصحف ناجائز ہے ، اور میں کہتا ہوں کہ ہمارے نزدیک راجح اور مختار قول اکثر فقہاء کا ہے ۔ قرآنِ کریم کی تعظیم و تکریم کا تقاضا بھی یہی ہے ۔ اس حدیث میں لفظِ طاہر سے مراد متبادر الی الذہن (جو بات فوراً ذہن میں آتی ہے) حدثِ اصغر سے طہارت حاصل کرنا ہے ۔ یعنی باوضو ہونا ، طاہر کا فرد کامل وہی ہے ۔ ‘‘

بچوں کو بلا وضو قرآن مجید پکڑنے کی امام مالک رحمہ اللہ سے اجازت منقول ہے ۔ چنانچہ ’’بدایۃ المجتہد‘‘ (جزء اول ص : ۴۳) پر ہے :

‘وَرَخَّصَ مَالِكٌ لِلصِّبیَانِ فِی مَسِّ الصُّحُفِ عَلٰی غَیرِ طُهرٍ ۔ لِاَنَّهُم غَیرُ مُکَلَّفِینَ ۔‘

یعنی ’’امام مالک رحمہ اللہ نے بچوں کو مسِّ مصحف کی بلا وضو چھونے کی اجازت دی ہے اس لیے کہ وہ غیر مکلف ہیں ۔ ‘‘

نیز حدیث میں ہے : ‘رُفِعَ القَلَمُ عَن ثَلَاثٍ ، وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَحتَلِمَ ‘سنن ابی داود ، بَابٌ فِی المَجنُونِ یَسرِقُ اَو یُصِیبُ حَدًّا ، رقم : ۴۴۰۱

اس سے معلوم ہوا کہ بچے طہارت کے مکلف نہیں ہیں ۔ بلا وضو قرآن پکڑ سکتے ہیں ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جنابت میں قرآن مجید کی تلاوت ناجائز ہے ، البتہ حدثِ اصغر خروج ریح وغیرہ سے بے وضو ہونے کی صورت میں جائز ہے ۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے اور مسِ مصحف کے سلسلہ میں اَولیٰ اور اَحوط (بہتر اور اچھا) مسلک یہ ہے کہ چھونے والا باوضو ہو ۔ وا   تعالیٰ اَعلم بالصواب ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ : صفحہ :140

محدث فتویٰ